احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 20 مارچ 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 20 مارچ 2015ء 28 جمادی الاول 1436 ہجری 20 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 66

اک برسات کرم کی پیہم

جب ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اسلام قبول کیا تو بعض صحابہ کہتے تھے یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ عکرمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو رسول اللہؐ نے فرمایا اس کے والد کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اس کی وجہ سے بیٹے کو تکلیف ہوتی ہے۔

(اسد الغابہ جلد 4 ص 4)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام انسان کے دلوں پر ہی حکومت کرنے والے تھے اور ان میں سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جو اپنی اعلیٰ وسعت ظرفی اور ارفع وسعت قلبی کے لحاظ سے ایک غیر معمولی امتیاز رکھتے تھے۔ آپؐ کی رحمت کا میدان کوئی خاص قوم و نسل یا علاقہ نہیں تھا بلکہ آپؐ کی رحمت کا دامن کائنات کی وسعتوں سے بھی زیادہ وسیع تھا۔ آپؐ کا مشن ساری دنیا کو ایک خدا کی رحمت، رحیمیت اور رحمانیت کے سائبان تلے لانا تھا۔ آپؐ اگر اپنوں سے پیار کرتے تھے تو غیروں سے بھی رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ دشمنوں سے بھی عفو و درگزر ہی نہیں بلکہ ان پر لطف و عنایات کی بارش کرتے تھے۔ ان کے پتھروں کا جواب جود و کرم کے پھولوں سے دیتے تھے۔

رجب 8 ہجری کا واقعہ ہے کہ قریش مکہ کا ایک قافلہ شام کے علاقے سے اناج لے کر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ مکہ آ رہا تھا راستے میں اس پر جُہینہ کے ایک قبیلے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں تین سو صحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر مدینے سے شمال مغربی جانب ساحل سمندر پر آباد جُہینہ کے اس قبیلے کی طرف بھیجا۔ یہ مقام مدینے سے پانچ راتوں کی مسافت پر تھا۔ اس سریہ کا مقصد یہ تھا کہ اس حملے سے قافلے کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

(ابن سعد سرية الخبط وزرقانى و واقدى سرية الخبط)

ادھر مدینے میں اپنے یہ حالات تھے کہ انتہائی غربت تھی اور جب یہ قافلہ روانہ کیا گیا تو اس کے ساتھ خوراک کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ یہ سفر اتنا مشکل تھا کہ مسلسل بھوک اس قافلے پر سایہ فگن رہی۔ قافلے کے افراد بتاتے ہیں کہ ان کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ انہیں تھوڑی تھوڑی کھجوریں دیتے رہے۔ جب یہ ذخیرہ بھی ختم ہونے لگا تو انہیں روزانہ فی کس ایک ایک کھجور دی جانے لگی۔ جب پوچھا گیا کہ اس ایک کھجور سے ایک آدمی کا گزارہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ تو حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت کا ہمیں اس وقت اندازہ ہوا جب ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہ رہا تھا۔ ہم سارا دن اسی ایک کھجور کو اور پھر اس کی گٹھلی کو چوستے رہتے تھے۔ اتنے میں ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ ہمیں ساحل سمندر پر نصف ماہ سے زیادہ قیام کرنا پڑا۔ وہاں بھی ہمیں سخت بھوک کا سامنا تھا جس کے باعث ہم لاغر ہو چکے تھے، چنانچہ مجبوراً ہم خبط درخت کے پتے کھانے لگے۔ اسی وجہ سے اس سریہ کا نام جیش الخبط پڑ گیا۔

(صحيح بخارى كتاب المغازى باب غزوه سيف البحر و ابن سعد سرية الخبط و زرقانى وواقدى سرية الخبط وفتح البارى شرح بخارى)

4 ہجری میں مکہ میں قحط پڑ گیا جس کی وجہ سے وہاں کے مکینوں پر بھوک کے سائے منڈلانے لگے اور اگلے سال تک حالات ابتر ہو گئے۔ یہ وہی لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مسلسل 13 سال تک ظلم ڈھاتے رہے۔ پھر ہجرت کے بعد آپؐ پر مسلسل جنگیں اور مختلف قسم کی وارداتیں مسلط کرتے رہے۔ لیکن قربان جائیں کائنات سے بھی وسیع اس دل پر جو محمد ﷺ کا دل تھا کہ ان دشمنوں کی بھوک پر بھی تلملا اٹھا۔ آپؐ نے ان کی اور خاص طور پر وہاں کے غریبوں کی مدینہ سے امداد کی۔

(تاریخ الخمیس جلد 1 ص 528 بحوالہ سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (۔) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَهٗ اَجْرُهٗ ...... (البقرہ: 311) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

واقفین نو اور دیگر مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تیار کریں۔ امسال داخلے حسب معمول میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے بعد ہونگے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

☆..........☆..........☆

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات کھاتہ نمبر 455003 مد امداد گندم معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 13 فروری 2015ء

س: خطبہ جمعہ کا کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ قومی نقائص اور کمزوریوں کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں ان کمزوریوں کی وجوہات اور جماعت کو ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس مضمون کی آج بھی ضرورت ہے اس لئے میں نے اس سے استفادہ کرتے ہوئے آج اس مضمون کو لیا ہے۔

س: کمزوریوں اور خوبیوں کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟

ج: فرمایا! نقائص اور کمزوریاں ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہیں ایک فردی کمزوریاں اور نقائص اور ایک قومی کمزوریاں اور نقائص۔ اسی طرح خوبیاں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں ایک فردی خوبیاں اور دوسری قومی خوبیاں۔ فردی نقائص وہ ہیں جو افراد میں تو ہوتے ہیں لیکن من حیث القوم قوم میں نہیں ہوتے۔ اسی طرح خوبیاں ہیں بعض خوبیاں افراد میں تو ہوتی ہیں لیکن من حیث القوم قوم میں نہیں ہوتیں۔

س: نیکی اور بدی کے پیدا ہونے کی کیا وجہ بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! بدی اور نیکی کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ نیکی اور بدی یا نقص اور خوبی اپنے ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی بیج زمین کے بغیر نہیں اُگ سکتا۔ کسی بھی بیج سے صحیح استفادے کے لئے اس سے اس کے اگانے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کو زمین یا زمین جیسے ماحول کے میسر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے بغیر بیج اگر اُگے گا بھی تو تھوڑے عرصے میں مر جائے گا ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح بدی یا نیکی جو نقائص یا خوبی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے وہ ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

س: ماحول کی اقسام بیان کرتے ہوئے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! برائیوں یا نیکیوں کے بڑھنے میں ماحول ایک لازمی جزو ہے۔ ماحول بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ضروری نہیں کہ ایک قسم کا ماحول ہر ایک پر ایک جیسا اثر انداز ہو جائے۔ ایک قسم کا ماحول صرف افراد پر اثر ڈالتا ہے اور من حیث القوم وہ ہر ایک کو متاثر نہیں کرتا۔ اس کی مثال ایسی زمین کی ہے جس میں خاص فصلیں اُگ سکیں۔ مثلاً زعفران اور چاول خاص خاص علاقوں میں ہوتے ہیں جبکہ گندم ہر علاقے میں ہو جاتی ہے۔ پیداوار میں کمی بیشی ہو گی مگر ہو جاتی ہے۔ پس اسی طرح نیکیاں اور بدیاں بھی بعض اثرات کے تحت قومی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں اور پوری قوم کی ترقی یا زوال کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ افراد کی بدیاں تو افراد کی کوشش سے ٹھیک ہو سکتی ہیں اور اگر کوشش کریں تو نہ صرف بدیاں دور ہو جائیں گی بلکہ افراد میں فردی خوبیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں لیکن جو قومی اثرات کے تحت بدیاں یا نیکیاں ہوں ان کے لئے کسی ایک فرد کی کوشش کارآمد ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ فرد جزو ہے کل کا، حصہ ہے اور جو خرابی کل میں ہو وہ جزو کی اصلاح سے ٹھیک نہیں ہو سکتی بلکہ کل کی خرابی اگر ہو تو اس سے فرد بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر ایک علاقے میں ماحول ہی خراب ہے تو اس ماحول کی وجہ سے وہاں رہنے والے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ مثلاً اگر کوئی شخص زہر کھا لے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زہر ہاتھ پاؤں اور دماغ یا دوسرے اعضاء پر اثر نہ کرے یہ تمام جسم پر اثر کرے گا۔ اسی طرح ہمارا کھانا ہے گوشت پھل وغیرہ ہم کھاتے ہیں اور مختلف چیزیں ہم کھاتے ہیں ان سے جسم کا ہر حصہ فائدہ اٹھائے گا کیونکہ یہ تمام اعضاء افراد ہیں کل کے یعنی جسم کے۔ اس لئے وہ زہر میں بھی حصہ لیتے ہیں اور اچھی خوراک میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح جو نیکی یا بدی قومی طور پر پیدا ہو وہ تمام قوم پر اثر ڈالتی ہے۔

س: قومی بدیوں کو دور کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! افراد کی بدیاں تو ان کی تشخیص کر کے پھر ان کا علاج کر کے دور کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے اور کسی کو اگر خود احساس ہو جائے تو وہ خود بھی کوشش کر کے اپنی بدیاں دور کر سکتا ہے لیکن قومی بدیوں کو دور کرنے کے لئے تمام قوم کو غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اگر بحیثیت قوم وہ بدیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑی نہ ہو کوشش نہ کرے یا بحیثیت قوم علاج کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو بحیثیت قوم وہ بدیاں اور نقائص اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے جب وہ قوم کو ہلاک کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور ان کی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں اور اس علاج میں ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا کیونکہ بغیر مشترکہ کوشش کے اور مشترکہ طور پر علاج کے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

س: قومی امراض کی تشخیص کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اگر جماعت بعض پہلوؤں سے اس قومی امراض پر غور کرے اور اس کا علاج کرے تو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے مختلف ذرائع ہیں۔ پہلا ذریعہ وہ تعلیمات ہیں جو کسی قوم میں جاری ہوں اور جن پر عمل کرنا ہر شخص اپنا فرض سمجھتا ہو اگر وہ بری باتیں ہیں یا اس تعلیم کے بدنتائج ہیں یا اس تعلیم سے بدنتائج نکل سکتے ہوں جیسا کہ بعض مذاہب میں ہیں تو اس کی وجہ سے پھر برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یا بدعات پیدا ہوتی ہیں ان کی وجہ سے پھر برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر کسی مذہب میں غلط عقائد اور باتیں ہیں تو اس سے ہر شخص متاثر ہو گا جو بھی اس مذہب کو ماننے والا ہے اور تمدنی اور معاشرتی زندگی میں بھی اس سے برے نتائج پیدا ہوں گے۔ صرف مذہبی طور پر نہیں بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی تمدنی زندگی میں بھی برے نتائج پیدا ہوں گے لیکن ہم قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس تعلیم میں کوئی نقص نہیں اور اس کے برے نتائج کبھی نکل نہیں سکتے یا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس سے کوئی بدی پیدا ہو کیونکہ تعلیم بے عیب ہے اس لئے ظاہر ہے برا نتیجہ نکل نہیں سکتا۔

س: دین حق کے ماننے والوں میں برائیوں کے پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے؟

ج: فرمایا! قرآن کریم کی تعلیم ہر عیب سے پاک ہے اور کامل اور مکمل تعلیم ہے۔ پس اس بات کو ہم یقیناً سچا سمجھتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ پھر کمی کہاں ہے؟ اس کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ پھر اس کے سمجھنے میں غلطی ہے اس پر عمل میں غلطی ہے۔ پس اگر قرآن کریم میں کوئی نہیں ہے تو یقیناً ہمارے سمجھنے اور عمل کرنے میں غلطی ہے اور یقیناً قرآن کریم میں نقص نہیں ہے اور یہ سمجھنے کی غلطی کی وجہ سے قوم متاثر ہوئی ہے۔

س: ہم اپنے آپ کو غلطیوں سے کس طرح پاک کر سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! بے شک اپنے آپ کو غلطیوں سے پاک رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ ہم غیروں کی غلطیوں پر ہمیشہ نظر رکھیں کیونکہ نظر رکھ کر ہی ہم اپنے اندر ان غلطیوں کو داخل ہونے سے روک سکتے ہیں اور قومی نقائص سے بچ سکتے ہیں۔ پھر اس چیز پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہمارے اردگرد جو دوسرے مذاہب یا کسی بھی طرح کے لوگ بستے ہیں چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے۔ پھر ممالک اور میڈیا کے ماحول پر نظر رکھیں کیونکہ ان کا بھی اثر پڑتا ہے۔

س: نماز باجماعت اور نماز جمع کر کے ادا کرنے کے حوالہ سے کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! عموماً تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے سینٹر بھی ہیں اور (بیوت الذکر) بھی ہیں جہاں احمدی باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں یا پڑھتے ہیں لیکن ابھی بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں ایک ایک دو دو گھر احمدیوں کے ہیں۔ اس لئے وہ گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھیں ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس طرف میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ گھروں میں بھی باجماعت نماز کر لیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ یا بعض اس بات پر کہ مصروفیت ہے اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیتے ہیں۔ بعض کام کی مصروفیت کی وجہ سے نمازیں جمع کر لیتے ہیں تو یہ ساری وجوہات اس لئے ہیں کہ (بیت الذکر) جانے کی طرف توجہ نہیں یا (بیت الذکر) قریب نہیں یا اور بعض دوسری وجوہات ہیں۔ اس کی وجہ سے نماز تو بہر حال پڑھ ہی لیتے ہیں لیکن گھر میں پڑھتے ہیں اور نماز باجماعت کی طرف عموماً توجہ نہیں ہے یا یہ بھی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی طرف بلاوجہ زیادہ توجہ ہو گئی ہے۔ باوجود توجہ دلانے کے بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لئے ایک بڑی تعداد کو ذوق وشوق نہیں ہے گویا یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے اس لئے اس کے شدت سے علاج کی بہت زیادہ ضرورت ہے یہ فردی نقص نہیں ہے کہ فلاں شخص (بیت الذکر) میں باجماعت نماز پڑھنے نہیں آیا۔ جس طرح عدم توجہی کا اظہار ہو رہا ہے، قومی بیماری اور نقص کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ حالات کی وجہ سے سہولت نے نماز باجماعت کی اہمیت کو کم کر دیا ہے ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ من حیث القوم بیت الذکر میں جا کر نماز نہ پڑھنے یا نمازیں جمع کرنے کا نقص مزید بڑھنے کا خطرہ اور امکان اس وقت بڑھ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے اور بعض بچے اپنے ماں باپ کی حالت دیکھ کر یہ کہنے بھی لگ گئے ہیں کہ دن میں تین نمازیں ہوتی ہیں۔ جب کہو کہ پانچ ہوتی ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے ماں باپ کو تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ پس اس بارے میں ہر جگہ غور اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے نہیں تو اگلی نسل میں یہ قومی بدی بن جائے گی۔

س: موجودہ دور میں روحانی بیماریوں سے بچنے کے لئے کن اہم اقدامات کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر سطح پر قومی سوچ کے ساتھ حفظ ما تقدم کی ضرورت ہے۔ اب ہمیں اپنی اصلاح کے بعد مستقل طور پر گمراہی سے بچنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ ہمیں غور کرتے رہنا چاہئے کہ کہاں کہاں دوسرے غیروں میں نقائص پیدا ہوئے اور وہ گمراہ ہوئے اور ہم نے کس طرح ان سے بچنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو مان کر پھر آپ کی تعلیم کو جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ حالات کے ساتھ اپنے آپ کو اس دھارے میں بہانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حالات کو اپنی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہمارا کام ہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ بھی اللہ تعالیٰ نے

باقی صفحہ 7 پر

میرے والد محترم چوہدری نور احمد صاحب عابد

مکرم فرید احمد ناصر صاحب

ہمارے خاندان میں احمدیت کا آغاز میرے دادا جان کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1901ء میں بذریعہ خط اور 1902ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ میرے دادا حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی جائے پیدائش موضع خود پور مانگا ضلع لاہور ہے۔ جو ان دنوں دریائے راوی کے کنارے آباد تھا اور قریباً آٹھ دیہات پر مشتمل تھا۔ ہمارے آباؤاجداد ساندے ارائیں تھے اور ان کی کچھ زرعی زمین بھی تھی جو دریا کے رخ بدل لینے کی وجہ سے دریا برد ہوگئی تھی۔ اگرچہ حکومت برطانیہ نے دریا برد ہونے والی زمین کے عوض زمینداروں کو لائل پور (فیصل آباد)، منٹگمری (ساہیوال) اور سرگودھا وغیرہ میں آبادکاری کے وقت نئے بندوبست اراضی میں ہر ایک خاندان کو ایک ایک مربع زمین نہری رقبہ الاٹ کی تھی مگر ہمارے اجداد نے حصول اراضی کی طرف قطعی توجہ نہ دی کہ وہ سب کے سب صاحب علم اور درس و تدریس کے دلدادہ تھے اور زراعت سے ان کو رغبت نہ تھی اور نہ ہی ان میں سے کسی کے ہاں ایک سے زیادہ نرینہ اولاد تھی جو کاروبار زراعت کو سنبھال سکے۔ ہمارے دادا بھی اپنے باپ کے ایک ہی بیٹے تھے اور ان کا رجحان بھی ابتداء سے آخر تک تعلیم و تعلّم کی طرف ہی رہا۔ میرے دادا جان تک چھ پشتوں میں ایک ایک ہی بیٹا تولّد ہوا۔ چنانچہ آپ کے بیعت کرنے کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں سے نوازا جن میں سے پانچ جوانی کی عمر تک پہنچے اور صاحب اولاد ہوئے۔ اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ میرے دادا کی دادی دریائے راوی میں ڈوب گئیں جبکہ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ اسی دوران گاؤں کے کچھ لوگوں نے ان کو بے ہوشی میں دیکھا اور اٹھا کر گاؤں لے آئے جہاں ان کو ہوش آئی اور ان کے بطن سے میرے پڑدادا محمد حسین تولد ہوئے اور بعد میں وہ سلسلہ چلا۔ جس کو اس زمانہ کے مسیح اور مہدی کو ماننے کی توفیق۔

میرے والد صاحب کی پیدائش 3/اپریل 1919ء کی ہے آپ کی پیدائش سے قبل ایک رات آپ کی والدہ جو کہ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھیں کو بتایا گیا کہ ولادت فجر کے وقت ہوگی ایسا ہی ہوا اور آپ کا نام تجویز کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا گیا۔ آپ کی سب سے بڑی ہمشیرہ حسین بی بی صاحبہ کو خواب میں نور احمد نام بتایا گیا تھا۔ حضرت صاحب کی طرف سے بھی یہی نام موصول ہوا۔

1943ء میں جب والد صاحب فوج میں تھے۔ آپ بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوئے اسی دوران آپ نے داڑھی رکھ لی۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہونے پر اپنی یونٹ میں پریڈ کے دوران انگریز افسر نے آپ سے انسپکشن کے دوران شیو نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے بتایا کہ میں نے داڑھی رکھ لی ہے جس پر آپ کو فوجی حوالات بھیج دیا گیا۔ آپ نے بذریعہ تار اس کی اطلاع حضرت مصلح موعود کو کردی۔ چند دن بعد ڈویژن ہیڈ کوارٹر کی طرف سے رول کال میں یہ آرڈر پڑھ کر سنایا گیا کہ اگر کوئی...... داڑھی بڑھانا چاہے تو اسے اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ آپ کو حوالات سے رہا کر دیا گیا اور آپ کی داڑھی قائم رہی۔

میرے والد صاحب کی پہلی اہلیہ جنہیں ہم بڑی والدہ کہتے ہیں جون 1954ء میں وفات پا گئیں۔ اس اچانک واقعہ نے میرے والد صاحب کی ہستی کو ہلا کر رکھ دیا اسی دوران آپ نے حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی۔ والد صاحب نے چونکہ اس واقعہ کا ذکر بذریعہ خط حضور سے کیا ہوا تھا اس لئے حضور نے دوران ملاقات فرمایا کہ آپ دوسری شادی کیوں نہیں کرتے۔ چنانچہ والد صاحب نے میری والدہ سے شادی کی۔ میری دونوں والدہ آپس میں سگی بہنیں ہیں جو یکے بعد دیگرے میرے والد صاحب کے عقد میں آئیں اور ہم دو ماؤں سے چھ بھائی اور پانچ بہنیں ہیں جو سب کے سب صاحب اولاد ہیں اور اس وقت میرے والد صاحب کی اگلی نسل میں بچوں کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔

آپ اپنے آخری ایام تک حضرت مصلح موعود کا ذکر کرتے وقت آبدیدہ ہو جایا کرتے۔ ہر آنسو کے پیچھے نجانے اس دل کے حلیم عظیم وجود کی محبت کی کتنی داستانیں چھپی ہوئی ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں ہر جمعرات کے روز ایک اجتماعی ملاقات کا اہتمام ہوا کرتا تھا جس میں ربوہ کے علاوہ پاکستان کے دیگر علاقوں سے لوگ اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے کی خاطر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ مجھے بھی والد صاحب حضور سے مصافحہ کی خاطر لے کر گئے اور اس طرح بچپن ہی سے خلافت سے ذاتی تعلق رکھنے کا عملی نمونہ ہمارے سامنے رکھا۔

والد صاحب شکار کے بہت شوقین تھے۔ شکار کردہ پرندوں کی تعداد بعض اوقات ستر اسی تک پہنچ جاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں مرغابی اور ہریل بھی بھجوانے کا موقع ملا۔

آپ کو خلافت رابعہ کے انتخاب سے ایک سال قبل ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے متعلق خلافت کی بشارت دے دی تھی جس کا ذکر آپ نے صرف میری والدہ سے اس شرط پر کیا تھا کہ یہ وقت آنے تک کسی سے ذکر نہیں کرنا جس پر میری والدہ قائم رہیں۔

خلافت رابعہ کے آغاز میں جب ربوہ اپنی فضاؤں میں خلافت کی بہاروں کا براہ راست فیض پا رہا تھا میرے والد صاحب نے حضور سے اپنے مکمل گھرانے کی ملاقات کروائی۔

میرے چھوٹے بھائی خالد محمود احمد (حال مقیم کینیڈا) کی ٹھوڑی پر پھلبہری کا نشان نمودار ہوا تھا حضور نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اسے چھوا اور فرمایا یہ پھلبہری ہے؟ والد صاحب نے کہا جی حضور۔ حضور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے گا۔ میری والدہ نے ملاقات سے نکلتے ہی کہہ دیا کہ یہ اگر ختم نہ ہوئی تو بڑھے گی بھی نہیں۔ چنانچہ آج تک وہ نشان وہیں کا وہیں رکا ہوا ہے جبکہ اس ملاقات کو 33 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

خلافت خامسہ کے عظیم الشان انتخاب کے بعد دونوں خلافتوں کے حوالے سے آپ نے اپنے ایک قطعہ میں کہا ؎

میرے مولا نے جسے چاہا خلیفہ چن لیا
اور بالواسطہ ہم سے لیا عہد وفا
الوداع! اے میرے آقا طاہر عالی مقام
مسرور احمد سیّدی! اھلاً و سھلاً و مرحبا

1937ء میں جبکہ آپ حیدر آباد سندھ میں تھے وہاں کے تھیوسافیکل ہال میں ایک اجلاس ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر نے اپنی مقدس کتب سے کچھ اقتباس پڑھ کر سنائے چنانچہ میرے والد صاحب کو دعوت دی گئی اور آپ نے اس اجلاس میں قرآن کریم کے ایک حصہ کی تلاوت کی۔

سندھ میں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے ایک شخص نے جو پھلیلی میں چمڑے کا کاروبار کرتا تھا آپ کے منہ پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ آپ چکرا کر رہ گئے مگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ دعوت الی اللہ کرنے پر آپ کو مار کا تحفہ ملا۔

دوران ملازمت کئی احمدی احباب اپنے جماعتی دورہ جات یا ذاتی کاموں کے لئے آپ کے پاس مہمان ٹھہرتے تھے۔ جن میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مولانا احمد خان صاحب نسیم قابل ذکر ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں مہمان نوازی میں کبھی کمی نہیں آنے دی۔ اسی طرح احمدی احباب کے تمام جائز کام آپ ذاتی دلچسپی کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ کرنے کے عادی تھے۔ والد صاحب کی وفات پر مکرم ماسٹر رانا عبدالرب صاحب کا جو آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں تعزیت کا فون آیا۔ اس فون میں انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آپ کے والد صاحب جھنگ میں ٹیکسیشن آفیسر تھے تو اس دوران مجھے Affidavit کی ضرورت پیش آئی۔ عابد صاحب اتوار کی تعطیل پر ربوہ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے کوائف مجھ سے لے لئے اور اگلی اتوار یہ تیار شدہ کاغذات میرے ہاتھ میں تھما دیئے۔ جس پر میں مشکور بھی ہوں اور ان سے میرا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے ساتھ والد صاحب کا بہت گہرا اور پیار کا تعلق تھا۔ آپ دونوں احباب احمد نگر رہ چکے تھے۔ حضرت مولوی صاحب ربوہ منتقل ہونے کے بعد جب بھی احمد نگر تشریف لاتے تو چائے ہمارے گھر ہی کی پسند فرماتے اور اس کا برملا اظہار کرتے ہوئے فرماتے کہ "چائے پینے کا مزہ عابد صاحب کے گھر سے ہی آتا ہے"۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب نے ایک آدمی گھر پر بھیجا کہ انہیں کسی ذاتی ضرورت کے پیش نظر یک صد روپیہ بطور قرضۂ حسنہ چاہئے۔ والد صاحب نے مطلوبہ رقم دے دی۔ تھوڑا ہی وقت گزرا وہی شخص دوبارہ آیا اور اس نے ایک رقعہ والد صاحب کے ہاتھ میں تھما دیا جس پر رقم کی وصولی کے ساتھ مولوی صاحب کے دستخط تھے۔ والد صاحب نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ اس کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمایا کہ قرآن نے کہا ہے اس لئے ضرورت تھی۔ اس مختصر مگر جامع نمونہ سے نہ صرف حضرت مولوی صاحب کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے بلکہ اس بات کا سبق ملتا ہے کہ تعلقات کی اصل مضبوطی خدا کے حکم میں ہی مضمر ہے۔

گورنمنٹ ملازمت کے دوران ملکی مفاد

آپ نے ایک لمبا عرصہ مختلف جگہوں پر گورنمنٹ کی ملازمت کی ہے۔ مکمل اختیارات رکھنے کے باوجود تقویٰ کو کبھی نہیں بھلایا خواہ آپ کے سامنے کوئی بھی آیا۔ آپ نے اسی تقویٰ کی بدولت ملکی مفاد کو کبھی داؤ پر نہیں لگایا۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کی رونقیں دو چند ہو جایا کرتی تھیں۔ مہمان اپنے ہمراہ کچھ نہ کچھ سامان بھی لاتے۔ انہیں قافلوں میں ایک خاتون اپنے ساتھ سلائی مشین لے کر آئیں جس پر محصول لگتا تھا۔ چونگی محرر نے جو سٹیشن پر ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے ڈیوٹی پر موجود تھا جلسہ کی مہمان خاتون سے محصول کی پرچی دریافت کی جو اس کے پاس موجود نہ تھی۔ وہاں پر اس وقت مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب ڈیوٹی انچارج تھے۔ میرے والد صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں تھے وہاں معاملہ سامنے رکھا گیا۔ ایک طرف جلسہ سالانہ کا مہمان جبکہ دوسری طرف گورنمنٹ کا اصول اور اس کا مفاد۔ والد صاحب نے سارا مسئلہ سنا اور کہا کہ محصول لگے گا مہمان کو کوئی استثناء نہیں ہے اور چلے گئے۔

میرے بڑے بھائی شاہد لطیف احمد حال مقیم جرمنی بتاتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ڈاک سے آمدہ خط کے لفافے پر سے پچیس پیسے کی ٹکٹ اس لئے اتار لی کہ اس پر ڈاک خانے کی طرف سے

مہر نہیں لگی تھی اور اس طرح وہ دوبارہ استعمال میں لائی جاسکتی تھی۔ میں نے وہ ٹکٹ اپنے والد صاحب کو دی تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے ملی جس پر میں نے کہا کہ استعمال شدہ لفافے سے اتاری ہے۔ والد صاحب نے وہ ٹکٹ وہیں پھاڑ دی اور کہا کہ بیٹا یہ ملک سے غداری اور دھوکہ ہے۔

میرے والد صاحب کی ربوہ کے ماحول میں ایک بڑی پہچان دارالرحمت غربی الفضل والی گلی میں رہائش کے حوالے سے ہے۔ اس محلے میں موجود جماعتی بزرگان کی یادوں کے انمٹ نقوش ہر اس ذات کا سرمایہ ہیں جو اس محلے کا باسی رہ چکا ہے۔ جن میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، مولوی محمد دین صاحب، چوہدری فرزند علی صاحب، محترم مسعود احمد دہلوی صاحب، ملک بشارت احمد صاحب اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب شامل ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب اپنی زمینوں سے کاشت کئے ہوئے آلو، گنے اور دیگر اشیاء بڑی محبت سے بھجوایا کرتے۔ اسی طرح مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب گھر میں رکھی مرغیوں کے دیسی انڈے اور گھر میں لگے امرود کے درخت کا تازہ پھل خود گھر آ کر دیا کرتے۔

آپ چونکہ گورنمنٹ ملازمت کی وجہ سے 1979ء تک گھر سے دور رہے اور ہفتہ میں ایک مرتبہ ہی گھر چکر لگتا مگر اپنی اولاد کے حوالے سے نماز باجماعت کی پابندی کی فکر آپ کو ہمیشہ رہتی۔ اس سلسلے میں آپ نے ہماری والدہ کو مسلسل نصیحت اور نگرانی کا فرض سونپا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے محلے کے بزرگ محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کو نگرانی کے لیے مکمل اختیارات بھی دیئے۔

تلاوت قرآن کریم میں آپ کو شروع ہی سے صحت تلفظ کا بہت خیال رہتا۔ قادیان میں دوران تدریس حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رفیق حضرت مسیح موعود میرے والد صاحب اور اپنے پوتے حافظ بشیر الدین صاحب سے بیت اقصیٰ قادیان میں تلاوت سنا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ میرے والد بالالتزام نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔

ہم نے والد صاحب کو کبھی کسی چیز کا لالچ کرتے نہیں پایا۔ حرص اور طمع نام کی کوئی شے آپ کے اندر موجود نہ تھی۔ ایک مرتبہ میرے چھوٹے بھائی خالد محمود کا کینیڈا سے فون آیا تو والد صاحب نے اسے نصیحتاً کہا کہ میری پینشن کی رقم میرے اور تمہاری والدہ کے لئے کافی ہوتی ہے اور اولاد کو جو کہا جاتا ہے کہ والدین کو کچھ نہ کچھ بھجواتے رہو تو یہ صرف اس لئے کہ وہ والدین کی خدمت سے محروم نہ رہیں۔

خلافت جوبلی کی دعائیں آپ اہتمام کے ساتھ ورد زبان رکھتے اور نماز عصر سے نماز مغرب کا وقت اپنے کمرے میں انہیں دعاوں کو پڑھتے ہوئے گزارتے۔ اپنے بچوں کو خطوط میں اکثر ذکر الٰہی اور استغفار کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے کی تلقین کرتے۔ ایک مرتبہ میرے بڑے بھائی مکرم نصیر احمد عابد صاحب حال مقیم لندن کا سعودی عرب میں ایکسیڈنٹ ہوا تو آپ نے انہیں پہلی بات یہی کہی کہ سفر شروع کرنے سے قبل قرآن کریم کی بتائی ہوئی دعا ضرور پڑھا کرو اور آپ خود جب بھی میرے ساتھ گاڑی میں یا سائیکل پر بھی بیٹھتے تو یہ دعا ضرور پڑھتے۔ آپ کا اپنی اولاد کو نصیحت کا انداز بہت موثر اور نہایت شستہ تھا۔ اپنی اولاد کو کبھی کسی کے سامنے نہیں ڈانٹتے ہمیشہ الگ لے جا کر سمجھاتے۔

آپ ایک صابر و شاکر اور قانع انسان تھے۔ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے چیز پکڑتے اور پکڑاتے۔ اگر کوئی بچہ یا بڑا بائیں ہاتھ سے چیز پکڑاتا تو آپ ہاتھ پیچھے کر لیتے جس سے اسے خود بخود اپنی غلطی کا احساس ہوجاتا اور وہ اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا دیتا۔ آپ ایک شفیق باپ تھے مگر اپنے بچوں سے نماز میں سستی برتنے اور جھوٹ بولنے پر شدید ناراض ہوتے۔ اپنے گھر کے ماحول میں خاندان مسیح موعود، نظام جماعت اور عہدیداران کے خلاف بات کرنے کو نہ صرف سخت ناپسند کرتے بلکہ کسی کو بھی اس کی اجازت نہ دیتے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کا حوالہ دے کر کہتے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

ایک مرتبہ والد صاحب جب میں چھوٹا تھا پوچھنے لگے کہ نماز میں دعا کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ والد صاحب نے پوچھا سب سے پہلے کس کے لئے دعا کرتے ہو تو میں نے کہا آپ کے لئے اور امی کے لئے، والد صاحب نے فوراً کہا۔ نہیں بیٹا سب سے پہلے خلیفہ وقت کے لئے دعا کرتے ہیں پھر کسی اور کے لئے۔

آپ کو ہمیشہ خلافت کے ادب کا خیال رہتا، خلیفہ وقت سے ملاقات کرنے سے پہلے صدقہ نکالتے، اسی طرح خط لکھتے وقت بھی آپ کا یہی معمول تھا اور اسی بات کی آپ نے مجھے بھی تلقین کی۔ میرے بچوں کو جب بھی کوئی چھوٹی سی تکلیف پہنچتی تو آپ مجھے فوراً خلیفہ وقت کو خط تحریر کرنے کا کہتے۔

آپ نے تقریباً ستّر برس کی عمر تک جون، جولائی میں آنے والے رمضان میں بھی برابر روزے رکھے۔ آپ ایک شفیق باپ تھے۔ آپ کی زندگی کے آخری دو سالوں میں مجھے ٹائیفائیڈ کی شکایت ہوگئی جس سے میری ٹانگوں میں شدید درد تھا والد صاحب مجھ سے میرا حال دریافت کرنے لگے تو میں نے ٹانگوں میں درد کا ذکر کیا تو اسی وقت آپ اپنے نحیف مگر پدرانہ شفقت اور پیار سے لبریز ہاتھوں سے مٹّھیاں بھرنا شروع ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد میں بھی یہ خوبیاں جاری رکھے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی نیک نامی کو ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں۔ آمین

ضلع جھنگ

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا آبائی شہر

جھنگ دریائے چناب کے کنارے آباد وسطی پنجاب کا شہر ہے جس کی آبادی 4لاکھ کے قریب ہے۔ یہ ضلع جھنگ میں شامل ہے۔ جھنگ کے شمال میں ضلع سرگودھا، شمال مشرق میں ضلع چنیوٹ، مشرق میں فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ، جنوب میں مظفر گڑھ اور خانیوال، مغرب میں لیہ اور بھکر اور شمال مغرب میں خوشاب سے ملتی ہیں۔

تمام علاقہ میدانی ہے، مغرب میں تھل کا صحرائی علاقہ ہے جو دریائے جہلم کے کنارے سے شروع ہوتا ہوا خوشاب اور بھکر کے اضلاع تک جاتا ہے۔ گوجرانوالہ کے قریب پیانوالا سے بنجر زمین شروع ہوتی ہے جہاں سے زمین کی سطح 10فٹ بلند ہوتی ہے، اور بڑھتی ہوئی 30فٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ علاقہ جنوب میں 87 کلومیٹر تک اور چوڑائی میں تقریباً 30 سے 40 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں ماضی میں جنگلات تھے اور یہ علاقہ کسی بھی قسم کی کاشت کے لئے موزوں نہیں تھا۔ انگریز دور حکومت میں یہاں آب پاشی کا نظام تشکیل دیا گیا، جس کے لئے 1975 ایکڑ اراضی پر لائلپور (موجودہ فیصل آباد) کی بنیاد رکھی گئی جو آج ٹیکسٹائل کے شعبہ میں پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی شہر ہے۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان واقع کیرانا کا علاقہ، جو گھوڑی والا تک پھیلا ہوا ہے، بھی ضلع جھنگ میں شامل ہے۔ دریاؤں کا قریبی نشیبی علاقہ، جو سیلاب کی صورت میں زیر آب آجاتا ہے، تھر کہلاتا ہے جبکہ دریاؤں کے درمیان بلند علاقہ، جو زیر آب نہیں آتا، اتر کہلاتا ہے۔

غیر زرعی رقبہ پر جھنڈ، کریر، وان، کیکر، ٹاہلی اور بوہڑ کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ہرمل، اکڑہ اور باتھو وغیرہ کی جھاڑیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

جھنگ کا پہلا شہر رائے سیال نے 1288ء میں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ جلال بخاری کے کہنے پر آباد کیا۔ جھنگ کے پہلے حکمران مل خان 1462ء میں ہوئے۔ سیال قبائل نے جھنگ پر 360 برس تک حکومت کی اور آخری سیال حکمران احمد خان تھے جنہوں نے 1812ء سے 1822ء تک حکومت کی جن کے بعد حکومت سکھوں کے ہاتھ آئی اور پھر ان سے انگریزوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ جھنگ شہر کو ایک عالمی حیثیت بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ کا تعلق بھی اسی شہر سے تھا۔

جھنگ کی آب و ہوا شدید نوعیت کی ہے جس کا مطلب سردیوں میں شدید سردی اور گرمیوں میں شدید گرمی ہے۔ موسم گرما، سرما کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہوتا ہے، اور گرمیوں میں عمومی درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے جبکہ سردی میں 12 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔

جھنگ کی اکثریتی آبادی کی مادری زبان پنجابی ہے، ضلع کے بعض علاقوں میں سرائیکی بھی بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اردو بھی عام بولی جاتی ہے۔ اسی علاقے سے ہیر رانجھا اور مرزا صاحبہ جیسی رومانوی داستانوں کا جنم ہوا۔ (روزنامہ دنیا یکم فروری 2015ء)

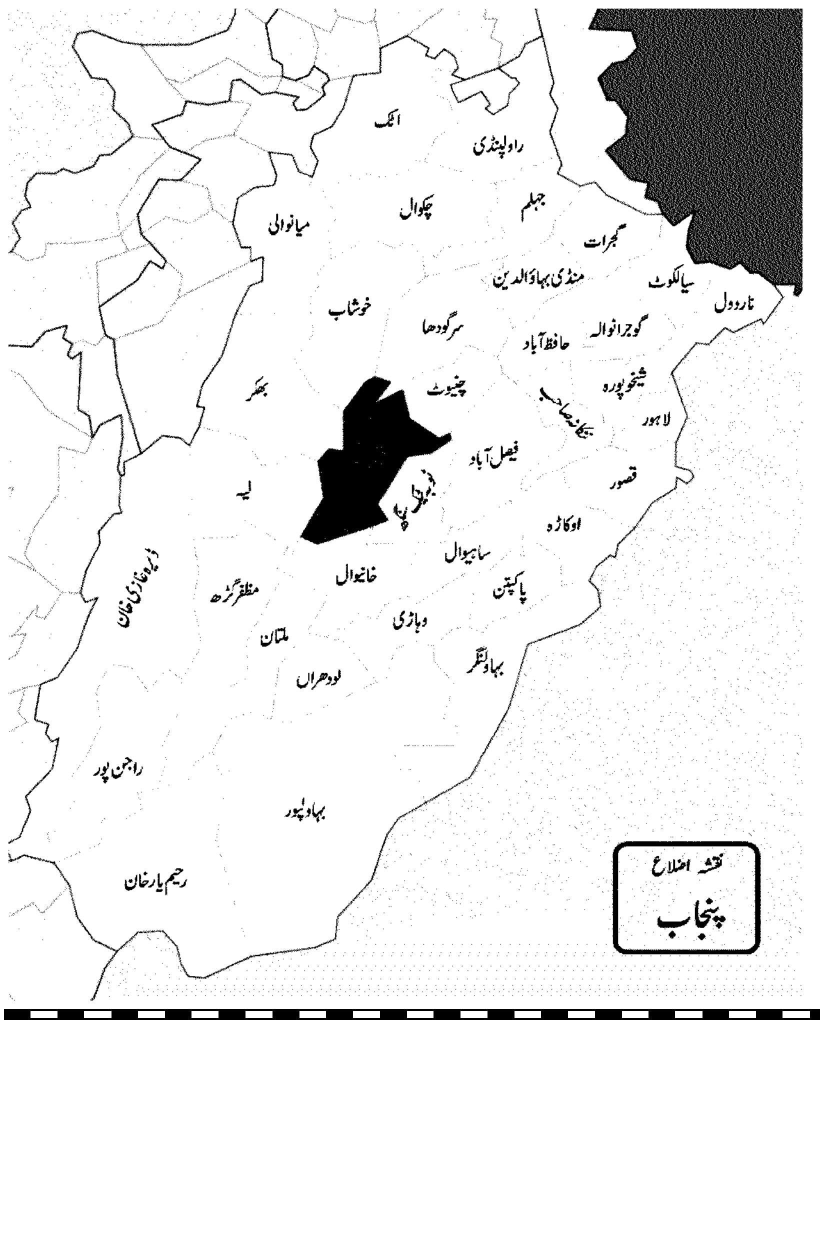

30-10-2015

شکیل احمد ناصر صاحب

ماہر طبیب
جالینوس

پیدائش اور ابتدائی حالات

جالینوس 130ء میں ایشیائے کوچک میں رومی صوبے کے دارالخلافہ پرگامون میں پیدا ہوا۔ پرگامون مجسمہ سازی کی درسگاہ کے لئے بہت مشہور تھا اور اس کی لائبریری سکندریہ کی لائبریری کے ہم پلہ سمجھی جاتی تھی۔ جالینوس کا باپ نائکن (Nicon) ایک دولتمند کسان تھا اور اس نے ریاضی، فلسفہ اور طبیعی علوم کی اچھی خاصی تعلیم حاصل کی تھی۔ جب جالینوس چودہ سال کا ہوا تو جالینوس کو اس کے باپ نے پرگامون کے بہترین اساتذہ کے پاس تعلیم کے لئے بھیج دیا۔ علم الحیات میں پہلا سبق اس نے ارسطو کی تصنیفات کے مطالعہ سے حاصل کیا اور وہ یہ تھا کہ علم الحیات کے حصول کے لئے فطرت کا براہ راست مشاہدہ لازمی ہے۔ سترہ سال کی عمر میں اس نے پرگامون میں بقراط کے مشہور ومعروف پیروستائرس SATYRUS سے طب اور علم الابدان پڑھنا شروع کردیا۔ باپ کی وفات کے بعد وہ اسکندریہ چلا گیا جہاں سے اس نے طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 27 برس کی عمر میں وہ دوبارہ پرگامون واپس آ گیا۔

جنگجوؤں کا ڈاکٹر

پرگامون کے اکھاڑے میں پیشہ ور جنگجوؤں کا سالانہ مقابلہ شروع ہونے والا تھا چنانچہ وہ واپس گھر آ گیا۔ یہ پیشہ ور جنگجو غلام یا جنگی قیدی ہونے کے باوجود اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے بہت قیمتی املاک تصور ہوتے تھے۔ زخمی جنگجوؤں کی دیکھ بھال کے لئے ماہر ڈاکٹروں کی خدمات کی ضرورت ہوتی تھی تاکہ وہ زندہ رہیں اور دوبارہ لڑسکیں۔ بڑے پجاری نے جس کے سپرد ان کھیلوں کا انتظام تھا جالینوس سے یہ ذمہ داری قبول کرنے کی درخواست کی جو جالینوس نے قبول کرلی۔ اس کے لئے یہ موقع یقیناً قابل قدر تھا کیونکہ اس طرح وہ انسانی جسم کا عملی طور پر مطالعہ کر کے جراحی کے علم میں انقلاب برپا کرسکتا تھا۔ یہ مقابلے بڑے وحشیانہ ہوتے تھے اور ان کے نتیجے میں سر پھٹ جاتے تھے، ہڈیاں ٹوٹ جاتی تھیں، بازو اور شانے کے پرخچے اڑ جاتے تھے اور پیٹ چاک ہوجاتے تھے ان زخموں کی شفایابی میں جالینوس کی کامیابی حیرت انگیز تھی۔

جالینوس روم کے دارالخلافہ میں

جالینوس کو سفر کی ایک دھن لگی ہوئی تھی چنانچہ اس نے سلطنت روما کے روشن اور جگمگاتے ہوئے دارالخلافہ جانے کا عزم کیا۔ اس وقت روم مختلف فرقوں دبستانوں سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹروں سے بھرا پڑا تھا۔ ان ڈاکٹروں نے نووارد کا استقبال انتہائی سردمہری سے کیا۔ یہ نووارد طب کے کسی فرقہ کو تسلیم نہیں کرتا تھا اور ہر ایسا ڈاکٹر جو طب کے کسی ایسے نظام کو مانتا ہو جس کی بنیاد مشاہدہ اور عملی تجربہ پر نہ ہو اس کے نزدیک دھوکہ بازی اور فریب تھا۔ جالینوس تنہائی کا شکار ہو گیا کیونکہ اس کے رقیبوں نے اس کو اتنا بدنام کیا کہ اس کے پاس کوئی مریض مشورے کیلئے نہیں آتا تھا۔

جالینوس اس صورت حال سے تنگ آکر روم کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے ہی والا تھا کہ رومی قونصل فلیویس (FLAVIUS) کی بیوی بیمار ہوگئی۔ جب روم کے بہترین ڈاکٹر ناکام ہوگئے تو فلیویس نے بحالت مجبوری جالینوس سے اپنی بیوی کے علاج کی درخواست کی۔ جالینوس کے علاج سے وہ بہت جلد صحت یاب ہوگئی۔ فلیویس نے برسرعام جالینوس کی طبی مہارت کی تعریف کی اور اس کو علم الاعضاء میں تحقیق کے لئے ایک لیبارٹری قائم کرنے کے لئے مناسب رقم دی۔ یہاں پر ہر قسم کے جانوروں یعنی سؤر، بھیڑیوں، بلیوں، کتوں، گھوڑوں اور حتی کہ ببر شیروں تک کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھار جالینوس بن مانسوں کی چیر پھاڑ کیا کرتا تھا کیونکہ اس کے خیال میں ان کے بدن کی ساخت بالکل انسانی جسم کی ساخت جیسی تھی۔

جالینوس کی شاہی فوج کے لئے خدمات

یہ 168ء کے سردیوں کے موسم کی بات ہے شہنشاہ مارکس اوریلیس MARCUS AURILIUS نے اپنی فوجوں کے ساتھ شمالی اٹلی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ اس کے بہت سے بہترین افسروں کی حالت تشویشناک تھی اور اس کے اپنے ڈاکٹروں نے ہار مان لی تھی۔ ایسے میں شہنشاہ کو جالینوس کا خیال آیا اور اس نے پرگامون، جہاں اس وقت جالینوس رہائش پذیر تھا، فوری مدد کے لئے تیز رو قاصد دوڑائے، جالینوس شہنشاہ کی درخواست پر آیا اور اس کی توقعات پر پورا اترا۔ شہنشاہ بڑی مسرت سے اپنے سپاہیوں کو جالینوس کے علاج سے صحت یاب ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ "یہ واحد ڈاکٹر ہے جو احمقانہ روایات اور تنگ نظری کا شکار نہیں ہے"۔

جالینوس کے عضلات اور اعصاب پر تجربات

دوسری صدی عیسوی میں انسانی اعضاء کے افعال کے بارے میں محدود علم کا خیال آتا ہے تو جالینوس کے عضلات اور اعصاب پر کئے ہوئے تجربات پر حیرت ہوتی ہے۔ جالینوس علم افعال الاعضاء (Physiology) کا پہلا ماہر تھا جس نے صحیح معنوں میں تجربات پر اس علم کی بنیاد رکھی۔ علم الاعصاب اور علم العضلات میں اس کے درست تصور اور وضاحت سے سمجھائی ہوئی تحقیق کے نتائج مستقبل میں عضلات اور اعصاب کے باہمی تعلق کے مطالعہ کے لئے ایک مناسب بنیاد ثابت ہوئے۔ جالینوس کو انسانی جسم کے افعال کے مطالعہ کے بہت سے مواقع میسر تھے۔ فوجیوں اور پیشہ ور جنگجوؤں اور شمشیرزنوں کے ڈاکٹر کی حیثیت سے اس کو جسم کے حصوں کے افعال پر خاص چوٹوں کے اثرات معلوم ہوچکے تھے اس نے عضلات کے بارے میں اپنے مطالعے کی تکمیل ان تجرباتی جانوروں کے ذریعے کی جن کے عضلات انسانی عضلات سے مشابہہ ہیں۔ ان تحقیقات کے نتیجے میں اس نے علم الحرکات (Kinesiology) پر دنیا کا پہلا رسالہ "عضلات کی حرکت کے بارے میں"۔ ON THE MOVEMENT OF MUSCELS شائع کیا۔ اس نے پہلی مرتبہ جسم کے بہت سے عضلات کے فعل کی نشاندہی اور وضاحت کی۔ جدید انسانی علم الاعضاء کی کتابوں میں ابھی بھی بہت سے ایسے نام استعمال کئے جاتے ہیں جو جالینوس نے خاص عضلات کیلئے استعمال کئے تھے۔

اس کی تحقیقات کے نتائج

عضلات کے افعال کے مطالعہ کے دوران جالینوس کو معلوم ہوا کہ ہر عضلہ کا صرف ایک کام ہوتا ہے یعنی سکڑنا چنانچہ جب کہنی پر سے بازو کو موڑا جاتا ہے تو دوسروں والا عضلہ سکڑ جاتا ہے۔ لیکن جب بازو کو پھیلایا جاتا ہے تو بازو کی پشت والا عضلہ جس کے تین سرے ہوتے ہیں سکڑ جاتا ہے۔ جب کہ دوسروں والا عضلہ پھیل جاتا ہے۔ جالینوس اس نتیجہ پر پہنچا کہ عضلات ہمیشہ مخالف جوڑوں یا گروہوں کی شکل میں حرکت کرتے ہیں۔ وہ جسم کے مختلف حصوں کو کبھی موڑتے ہیں کبھی پھیلاتے ہیں۔ کبھی جھکاتے ہیں اور کبھی اٹھاتے ہیں۔ کبھی کھینچتے ہیں اور کبھی پھیلاتے ہیں۔ اور کبھی سکیڑتے ہیں اور کبھی پھیلاتے ہیں۔

عضلات کے سکڑنے کی وجہ

عضلات کو کام کرتے دیکھ کر جالینوس اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر عضلات سکڑتے کیوں ہیں۔ اس نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ ان کے پیچھے کون سی طاقت ہے اور اس کا منبع جسم میں کس جگہ ہے۔ اس نے دیکھا تھا کہ جن فوجیوں کی کھوپڑی تلوار کے وار سے ٹوٹ جاتی ہے یا جن کی ریڑھ کی ہڈی میں نیزے سے سوراخ ہو جاتا تھا وہ مکمل یا جزوی طور پر مفلوج ہوجاتے تھے۔

فالج کا تعلق حرام مغز سے ہے

جالینوس کو یقین تھا کہ فالج کا تعلق دماغ یا حرام مغز کی چوٹ سے تھا لیکن سوال یہ تھا کہ اس مفروضہ کو ثابت کیسے کیا جائے۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں جالینوس نے بہت سے ایسے تجربات کئے جو اس زمانے کے لحاظ سے حیرت انگیز ہیں۔ اس نے کچھ تجرباتی جانور لے کر ان کی ریڑھ کی ہڈی کو گردن میں پہلے دومہروں سے لے کر نیچے پشت تک کاٹا۔ ہر جانور پر یہ عمل کر کے اس کے بارے میں بڑی محتاط یادداشتیں تیار کی گئیں۔ پہلے دومہروں کو کاٹنے سے نظام تنفس منقطع ہوگیا اور جانور دم گھٹ کر مرگیا۔ چھٹے اور ساتویں مہرے کے درمیان سے ریڑھ کی ہڈی قطع کرنے سے نہ صرف سینے کے عضلات اور آگے کی ٹانگیں بلکہ جسم کا نچلا حصہ بھی مفلوج ہوگیا۔ بہرحال جب ریڑھ کی ہڈی کے آخری دومہروں کو کاٹا گیا تو صرف ان سے نیچے کے حصے مفلوج ہوئے۔ آگے کی ٹانگیں اور دماغ اور کٹے ہوئے مقام کے درمیان کا بالائی جسم محفوظ رہا۔ جالینوس نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جسم کے مختلف حصوں کی حرکت کو ایک مرکزی نظام اعصاب کنٹرول کرتا ہے اور وہ طاقت جو عضلات کو سکیڑتی ہے یقیناً دماغ میں ہے۔ ان تجربات کے دوران جالینوس نے اس حالت کو جسے اب نچلے دھڑ کا فالج (PARAPLEGIA) کہتے ہیں بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ اس نے یہ بھی دریافت کیا کہ جب حرام مغز کے صرف نصف حصے کو کاٹا جائے تو جسم کا صرف نصف حصہ ہی مفلوج ہوتا ہے۔ جالینوس نے معلوم کیا کہ حرام مغز کے خلیے ایک دفعہ کی چوٹ کے بعد کبھی صحتیاب نہیں ہوتے نہ ان کی جگہ دوسرے خلیے بنتے ہیں اور ایسا فالج جو گردن کے ٹوٹنے سے ہو وہ دائمی ہوتا ہے کیونکہ اس میں حرام مغز بھی مکمل طور پر ٹوٹ جاتا ہے۔

جالینوس کی تصانیف

جالینوس نے تقریباً چارسو 400 رسالے تصنیف کئے۔ لیکن جالینوس کی تمام تصانیف اس کے عضلات اور اعصاب کے بارے میں تصانیف کی طرح درست نہیں ہیں۔ اس کا علم الابدان صرف ان چیزوں تک محدود تھا جن کے اس نے تجربات کئے اور اس کا علم الاعضاء اس لئے محدود تھا کہ انسان کے مردہ جسم کی چیر پھاڑ قانوناً ممنوع تھی۔

192ء میں روم میں آگ لگ گئی جس سے اسقلپوس کا مندر تباہ ہوگیا۔ غالباً مندر کا ایک حصہ طبی لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ جہاں ڈاکٹرز مل کر مطالعہ اور باہم مشورہ کرتے تھے۔ جالینوس کی بیشتر تصنیفات اس آتشزدگی میں تباہ ہوگئیں۔ اس کے بہت سے رسالوں کی کوئی اور نقل نہیں تھی۔ اس لئے نقصان ناقابل تلافی تھا۔ یہ المیہ جالینوس کا ایک اہم موڑ تھا۔ اس نے واپس اپنے وطن پرگامون جانے کا فیصلہ کیا وہیں وہ 199ء میں تقریباً 69 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔

(ماخوذ از 'دنیا کے عظیم سائنسدان' شائع کردہ اردو سائنس بورڈ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118821 میں SAFIA ANWAR

زوجہ ANWAR SULTAN قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن GROSS GERAU ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05/05/2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1.JEWELLERY 160 GRAMS 1,800/- Euro اس وقت مجھے مبلغ 320/- Euro ماہوار بصورت INCOME مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01/05/2014 منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ SAFIA ANWAR گواہ شد نمبر 1 TAHIR AHMAD JATT S/O BASHARAT MUNAWAR گواہ شد نمبر 2 AHMAD AHMAD S/O CH.HAYAT MUHAMMAD

مسل نمبر 118822 میں FAREEHA AHMED

زوجہ SAADAT AHMED قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MARBURG ضلع...... ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/06/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل درج کردی گئی ہے۔ 1.JEWELLERY GOLD 28 GRAMS 6,000/- EURO 2.HAQ MEHR 7,000/- EURO اس وقت مجھے مبلغ 100/- Pakistani Rupee ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ FAREEHA AHMAD گواہ شد نمبر 1 SAADAT AHMED S/O BASHARAT AHMED گواہ شد نمبر 2 TARIQ LATIF ARSHAD BHATTI S/O MUHAMMAD BHATTI

مسل نمبر 118823 میں NASIR AHMAD

ولد NIAZ AHMAD قوم راجپوت بھٹی پیشہ مکینک عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن WEITERSTADT ضلع و ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/03/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1.HOUSE DARUL ALOOM SHARQI 3MARLA 6,50,000/- Pakistani Rupee. اس وقت مجھے مبلغ 1,380/- Euro ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد NASIR AHMAD گواہ شد نمبر 1 SHAKEEL AHMAD S/O BASHIR AHMAD گواہ شد نمبر 2 NAEEM AHMAD MANZOOR S/O HAKEEM ALI AHMAD

مسل نمبر 118825 میں LAIQA JABEEN

زوجہ AFTAB NAVEED SHAHZAD قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن WALLDORF ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/01/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1. HAQ MEHR 4,000/- EURO. 2.JEWELLERY 220 GRAMS. اس وقت مجھے مبلغ 100/- EURO ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 16/01/2014 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ LAIQA JABEEN گواہ شد نمبر 1۔ AFTAB NAVEED SHAHZAD S/O IQBAL AHMAD گواہ شد نمبر 2۔ BABAR JALAL S/O JALAL UDDIN

مسل نمبر 118826 میں MUDASSAR AHMAD

ولد BASHIR AHMAD قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن WEINGARTEN ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/02/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1.HOUSE 5 MARLA UMAR TOWN SIALKOT 30,00000/-Pakistani Rupee. 2.LAND 16 KANAL(64) 80,00000/-Pakistani Rupee اس وقت مجھے مبلغ 1,700/- Euro پاکستانی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ MUDASSAR AHMAD گواہ شد نمبر 1 IMRAN SHAHID RANA S/O RANA JAHAN KHAN گواہ شد نمبر 2۔ WAQAS AHMAD JAVAID S/O NASIR AHMAD

مسل نمبر 118827 میں MUHAMMAD IBRAHIM

ولد MUHAMMAH AKRAM KHAN قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MORFELDEN ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/01/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ MUHAMMAD IBRAHIM گواہ شد نمبر 1 MUHAMMAD AKRAM KHAN S/O MUNSHI MUHAMMAD MAHMOOD۔ گواہ شد نمبر 2 SADIQ AHMAD KHAN S/O MAHBOOB AHMAD KHAN

مسل نمبر 118828 میں MUSFIRA MAHMOOD

بنت SHAHID MAHMOOD قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن EPERTSHAUSEN ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/07/2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 Euro ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ MUSFIRA MAHMOOD گواہ شد نمبر 1 SHAHID MAHMOOD S/O HAMID UD DIN گواہ شد نمبر 2۔ MASHOOD A. MAHMOOD S/O SHAHID MAHMOOD

مسل نمبر 118829 میں NAZIA FARYAL

زوجہ SHARIF AHMAD FARHAN قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن USINGEN ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05/07/2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1.JEWELLERY 132 GRAMS 6,000/- EURO. 2.HAQ MEHR 1,00000/-Pakistani Rupee. اس وقت مجھے مبلغ 100/-Euro روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ NAZIA FARYAL گواہ شد نمبر 1 SHARIF AHMAD REHAN S/O CH. HAFEEZ AHMAD گواہ شد نمبر 2 AFAQ AHMAD S/O MUHAMMAD AFZAL

مسل نمبر 118830 میں NOMANA QAMAR

بنت DAUD AHMAD QAMAR قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MAINZ ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27/02/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/-Euro ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01/03/2014 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ NOMANA QAMAR گواہ شد نمبر 1۔ DAUD AHMAD QAMAR S/O MIAN BASHARAT AHMED گواہ شد نمبر 2۔ TASWWAR A.KHALID S/O MANSOOR A. SHAD

مسل نمبر 118831 میں SYEDA KHALIDA REHANA AHMAD

زوجہ NADEEM AHMAD SHAH قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن OSNABRUCK ضلع وملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01/04/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 1.HAQ MEHR 1,00000/- Pakistani Rupee. 2.JEWELLERY GOLD 3.5 TOLA 1348/- EURO اس وقت مجھے مبلغ 100/- EURO ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ SYEDA KHALIDA REHANA AHMAD گواہ شد نمبر 1 SYED SHABIR HUSSAIN S/O SYED HUSSAIN ALI SHAH گواہ شد نمبر 2۔ NADEEM AHMAD SHAH S/O SABIR USSAIN SHAH

☆..................☆.........................☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شیخ مسعود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی ماہین احمد کو بعمر 6 سال 9 ماہ میں اور بیٹے شیراز احمد کو بعمر 5 سال 10 ماہ میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ ماہین احمد کی تقریب آمین مورخہ 8 اگست 2014ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ عربک ڈیسک لندن نے دعا کروائی۔ شیراز احمد کی تقریب آمین مورخہ یکم فروری 2015 کو منعقد ہوئی جس میں مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے دعا کروائی۔ دونوں بچے حضرت حکیم دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل، مکرم شیخ حمید احمد صاحب آف سبی حال کینیڈا کی پوتی، پوتا اور مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب کی نواسی اور نواسہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ تلاوت قرآن کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نذیر احمد ناصر صاحب وینکوور کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ملک خرم شہزاد ناصر صاحب اور بہو مکرمہ صدف زبیر ملک صاحبہ کو مورخہ 27 دسمبر 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ملک المان خرم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک زبیر احمد صاحب ریٹائرڈ مینیجر حبیب بینک لمیٹڈ گوجرانوالہ کا نواسہ اور ملک محمد بوٹا صاحب المعروف ٹانگے والے ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، دیندار، والدین کے لئے قرۃ العین خلافت کا وفادار اور صحت والی لمبی عمر والا بنائے آمین۔

درخواست دعا

مکرم احمد طارق باجوہ صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب سابق صدر جماعت منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ بوجہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے بلڈ پریشر مکمل کنٹرول نہیں ہو رہا۔ نظر بھی کم ہوگئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ اور درازی عمر عطا کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ہمایوں طاہر صاحب معلم سلسلہ بیریانوالا 295 گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مریم طاہر بنت مکرم طاہر احمد صاحب آف 295 گ-ب بیریانوالا نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 12 سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ ان کی تقریب آمین ان کے ڈیرے پر مورخہ 8 مارچ 2015ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم شفقت حسین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بیریانوالا نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک بنائے اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم ڈاکٹر عطاء العلیم بھٹی صاحب نیوروسرجن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اور میری اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 10 دسمبر 2014 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حزیم احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالقدیر بھٹی صاحب مرحوم آف عمرکوٹ کا پوتا اور مکرم شمیم احمد سنوری صاحب مرحوم آف لاہور کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح،، نافع الناس، متقی، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ اللہ صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ لکھتے ہیں۔

میری پھوپھو زاد ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب مرحوم آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 14 فروری 2015ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ دعا گو، تہجد گزار اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 6 بیٹے، 3 بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ باب الابواب غربی ربوہ کے ایک ناصر مکرم جاوید اقبال بھنڈر صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب آف گیگے والی ضلع نارووال چند دن طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل رہ کر بعمر تقریباً 52 سال بعارضہ ہارٹ اٹیک مورخہ 10 مارچ 2015ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 11 مارچ کو بعد نماز عصر محلّہ باب الابواب غربی میں مکرم فاتح احمد بسراء صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صابرہ جاوید صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹ امیر شاہ، 5 بیٹے اور تین بیٹیاں اور تین بھائی مکرم ارشد علی صاحب بیوت الحمد کوارٹر، مکرم اصغر علی صاحب دارالفتوح اور مکرم امجد پرویز صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے 25 سال ریلوے میں ملازمت کی اور بعد میں ربوہ شفٹ ہو گئے۔ آپ نمازوں کے پابند، ہر وقت ذکر الٰہی کرنے والے محنتی، محبت کرنے والے، محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے انسان تھے۔ جماعتی پروگرام میں اپنی کمزوری صحت کے باوجود شامل ہوتے۔ خاکسار کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نماز بروقت ادا کرنے کا کہتے تھے بہت کم پڑھے ہوئے تھے مگر کچھ سورتیں یاد کر رکھی تھیں جن کا اکثر ورد کرتے رہتے تھے اور درود شریف کا ورد کرتے رہتے تھے۔ آپ کے تمام بچے غیر شادی شدہ اور زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم فاتح الدین احمد وقاص صاحب مربی سلسلہ مالی افریقہ ہیں۔ دو بیٹے بوقت وفات بیرون ملک ہونے کی وجہ سے تدفین میں شامل نہ ہو سکے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
الفضل جیولرز
گولبازار ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضی محمود

بقیہ از صفحہ 2۔ خطبات امام

ہمیں مہیا فرمائی ہے ان سے منسلک رہنا بھی بہت ضروری ہے۔

س: قرآن کریم کی تعلیم سے صحیح طور پر استفادہ کے لئے کس اہم نقطہ کی طرف توجہ دلائی گئی؟

ج: فرمایا! یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ قیامت تک کے لئے ہدایات نامہ ہے جس میں تمام اعلیٰ تعلیمیں جمع کر دی گئی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو انسانی دماغ کا خالق ہے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دماغ کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اسے سوچنے کی عادت نہ ڈالی جائے تو یہ مردہ ہو جاتا ہے اور اس میں ترقی کرنے والی کیفیت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے گو قرآن کو اس نے کامل بنایا مگر ہر حکم جو اس نے دیا اس کا ایک حصہ انسان کے دماغ کے لئے چھوڑ دیا۔ کچھ اصول بنائے جو واضح اور ظاہری ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ انسان خود تلاش کرے تا کہ انسان کا دماغ ناکارہ نہ ہو جائے اس لئے قرآن کریم ایسے الفاظ اور عبارت میں نازل کیا گیا ہے کہ ان پر غور کر کے معارف پر اطلاع ہوتی ہے اس کی گہرائی کا پتا چلتا ہے ورنہ اگر سب کو یکساں فائدہ پہنچانا مدّنظر ہوتا تو قرآن کریم میں یہ کھلا کھلا مضمون ہوتا۔ ہر شخص خواہ غور کرتا یا نہ کرتا ان مضامین سے آگاہ ہو جاتا۔ اس سے الٰہی منشاء یہی ہے کہ انسانی دماغ معطل اور بیکار نہ ہو اور اس کے نہ سوچنے کی وجہ سے نشوونما رک نہ جائے۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر پر کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہماری سوچوں کو وسیع کرنے اور روشنی دکھانے اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اپنا ایک فرستادہ بھیجنے کا بھی اعلان فرمایا۔ پس ہم صرف ظاہر پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ دین حق کی تعلیم کی روح کو سمجھتے ہوئے ہر برائی کو قومی برائی بننے سے پہلے دور کرنے والے ہوں اور ہر نیکی کو قومی نیکی بنا کر پوری جماعت میں اس کو رائج اور لاگو کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ ایسا ماحول میسر رکھنے والے ہوں اور اس کو آگے اپنی نسلوں میں منتقل کرنے والے ہوں جس سے بدیاں نہ پھیلیں بلکہ خوبیاں اور نیکیاں پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

س: حضور انور نے کن افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: (1) مکرمہ رضیہ مسرت خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف خان صاحب آف ہونسلو 11 فروری 2015ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

(2) عزیزم عامر شیراز صاحب ابن مکرم شاہد محمود صاحب آف مورڈن ساؤتھ 12 فروری 2015ء کو بعارضہ کینسر 29 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

(3) مکرم الحاج رشید احمد صاحب مورخہ 7 فروری 2015ء کو ملوا کی امریکہ میں وفات پا گئے۔

(4) مکرم حسن عبداللہ صاحب آف ڈیٹرائٹ، امریکہ 30 جنوری 2015ء کو وفات پا گئے۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد صاحب سابق کارکن شعبہ اشتہارات روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مرحوم سابق مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ سے گھر واپس آگئی ہیں تاہم صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مکرم افتخار احمد صاحب دارالنصر وسطی تحریر ربوہ کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر 3 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ نیز میرے والد مکرم احمد دین صاحب ولد امام دین صاحب دارالنصر وسطی بعمر 78 سال کچھ عرصہ قبل ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے والد صاحب اور بیٹے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل 16 مارچ 2015ء کے صفحہ 4 کالم کی سطر نمبر 31 میں تاریخ غلط تحریر ہوگئی ہے۔ اس کو اس طرح پڑھا جائے۔

''از مقام جالندھر غلہ منڈی مکان زین العابدین 20 مارچ 1892ء''

تعطیل

مورخہ 23 مارچ 2015ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اور قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

املتاس کے فوائد

اس پودے کا شمار دنیا کے ایسے نباتات میں کیا جاتا ہے جس کی جڑ، پھول اور پھل میں بے انتہا فوائد پوشیدہ ہیں۔ املتاس کے پھل کا گودا نہ صرف پیٹ کی مختلف بیماریاں اور دست دور کرنے کے لئے مفید ہوتا ہے بلکہ یہ گلے کے ورم اور خشک کھانسی کو ٹھیک کرنے کے لئے بھی اکسیر ہے جبکہ اس کے پھول قبض کشا ہوتے ہیں۔ اگر اس پھل کے گودے ملے پانی سے غرارے کئے جائیں تو منہ کے چھالے، گلے کی خراش اور حلق کی سوزش وغیرہ ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے چھوٹے بچوں کا اپھارہ پن دور ہو جاتا ہے جبکہ بلند فشارِ خون کو اعتدال میں رکھنے کے لئے بھی یہ معاونت فراہم کرتا ہے۔ ایک حالیہ تحقیق میں املتاس کے پودے کو فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔

(جہان پاکستان 23 فروری 2015ء)

Skylite NETWORKS — Need Following Staff

1. Android Developer:

Requirements:

- Master or Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 1 Year Experience in Apps Development.
- Strong OOP Concept.
- Strong Command on Java, Visual Basic, C#, ASP.net. Javascript, C++, XML

2. iOS Developer:

Requirements:

- Master of Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Strong OOP Concept.
- Minimum 1 Year Experience With iOS Development: Objective C, XCode, UI Kit,Cocoa Touch & Apple HIG

3. Server Administrator: (Linux Cloud Server - Web)

Requirements:

- Minimum Graduation.
- Full Command on Linux.
- Minimum 1 Year Experience of Cloud Server Management Especially AWS

For Further Information Contact Us: at +92 47-6215742 or Send Your CVs at Jobs@skylite.com

Address: Skylite Networks (Pvt.) Ltd. 4/14, 2nd Floor Bank Al-falah, Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot, Pakistan.

"Free Seminar"

Study in Holland, Sweden & UK

Students from **all over Pakistan** are invited to join us on 25th March Wednesday from 2pm to 6:30pm at our office in Lahore for admissions in these countries.

Fontys University of Applied Sciences	**Holland (The Netherlands)** Economical Tuition Fee.
JÖNKÖPING UNIVERSITY	**Sweden** :- **No IELTS** if have 4 years Bachelor in Pakistan.
Coventry University	**UK:** This university have campuses in London & Coventry.

EC Education Concern

67-C, Faisal Town, Lahore

042-35177124/35162310 / Mobile 0331-4482511

Mobile 0302-8411770

farrukh@educationconcern.com

www.educationconcern.com

Counseling.educon /

Classified iRabwah

iRabwah Proudly Presents iRabwah Classified Where You Can Buy & Sell Whatever You Want

Dil Khol Kay Baicho

Classified.iRabwah.com

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔ مارچ

طلوع فجر	4:51
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:22

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20 مارچ 2015ء

8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:45 am	لقاء مع العرب
11:50 pm	حضور انور کا ڈچ مہمانوں سے خطاب
1:20 pm	راہ ہدیٰ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2015ء

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

بوتیک کی تمام ورائٹی پر زبردست

سیل سیل سیل

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر

گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ

0300-2092879, 0333-3532902

قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510 0344-7801578

وردہ فیبرکس آئیں اور فائدہ اٹھائیں

لان ہی لان ۔ آپ کی سہولت کے لئے پہلی دفعہ آپکو 1P,2P,3P,4P لان ملے گی فیکٹری ریٹ پر

چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-6711362

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے

رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن

فون: 0044-7917275766

(ڈیلر حضرات سے معذرت)

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ

معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام

بااخلاق عملہ ۔ ٹک شاپ کی سہولت

24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس

0331-6963364,047-6550653

FR-10